علامہ ضیا کا رنگ عشق



شائع کردہ

محمد ارشد حسین برکاتی ۴۲/۵، جان نگر روڈ، کولکاتا-۱۷
موبائل نمبر: 9836030267

[illegible]

ڈیر سلیف ڈرجینڈ

السلام علیکم

بخیریت ہو گی سب خیریت ہے میرے خطوط ملے ہوں گے آخری خط بھی مل گیا ہو گا۔ وہ سلسلہ ہی ختم کر دو میرا مشورہ ہے خط نہ بھیجنا۔ میں نے سنا کہیں میرے خطوط کھولے گئے تھے اور باہر سے آج آیا ہوا ہے۔ عملے نے تمام خطوط کا لکر کھول کر پڑھے اب بات آپ کے گھر والوں کے کانوں تک آ گئی ہے لہذا یا تو معاملات فوری طور پر ختم ہو جائیں گے یا [illegible] سلسلہ کچھ دنوں تک بند رکھنا جائے تمہارے جو [illegible] ہیں۔ اگر سلسلہ [illegible] باقی رکھنا ہو تو [illegible] کی طرح فرضی [illegible] سے نیچے اپنے پتہ مقام [illegible] کے بجائے کسی فرضی شہر کا نام و پتہ لکھ دیا کرو معلوم ہو کہ کسی لڑکی کا خط ہے اور [illegible] کی جگہ [illegible] ہو۔ اگر کوئی پڑھ بھی لے سمجھ میں نہ آئے تو سمجھ جاؤ گے اشارات کی باتیں ہیں۔ [illegible] میں ہوں کہ میں بھی سمجھوں کم از کم تم میری [illegible] کا خیال کرو یہ سب تمہارے ہی لیے ہے

۹۶ء

ڈیئر بلیک ڈائمنڈ

السلام علیکم بخیر رہ کر طالب خیر ہوں میرے خطوط ملے ہونگے آخری خط بھی ملا ہوگا اب مسلسل پروگرام پر رہنا ہے خط نہ بھیجنا۔ میں نے سوٹ کیس میں سب خطوط رکھ دیئے تھے اور باہر سے آج آنا ہوا ہے۔ عطا نے تمام خطوط نکال کر کل پڑھا اب بات آنکھوں سے کانوں تک آگئی ہے لہذا یا تو معاملات فوراً طے ہو جائیں نہیں مراسلت کچھ دنوں تک بند رکھی جائے تمہاری جو رائے ہو۔ اگر سلسلۂ مراسلت باقی رکھنا ہو تو ایک شاگرد کی طرح فرضی دستخط سے بے اپنے پتہ مقام وغیرہ کے لکھا کرو بلکہ فرضی شہر کا نام و پتہ لکھ دیا کرو معلوم نہ ہو کہ کسی لڑکی کا خط ہے اظہار محبت کی جگہ اظہار عقیدت ہو۔ لاکھ کوئی پڑھے نہ سمجھے میں تو سمجھ لوں گا اشارات کی باتیں بہت ہی اشاروں میں ہوں کہ میں ہی سمجھوں کم از کم تم میری عزت و منصب کا خیال کرو یہ سب تمہارے ہی لئے ہے

محبت و بندھن میں بھی ہمیشہ خیال رکھا کرو ۔ صفا ہوا جب کبھی

دیکھ لینا ضروری ہے ۔ پتا نہیں جو گزرا باکر رہی ہے [illegible]

رہی سے چہرہ دھو دیا تھا ۔ وہ بہت اچھی ضد ۔ پتہ نہیں بار بار [illegible]

(گھر میں) دھو لیا [illegible] آئینہ خارجی استعمال کا نہیں ۔

اس وقت [illegible] اور [illegible] صورت میں [illegible] ہے کہ [illegible]

پڑھ کر لکھتے ہر وقت تمہاری ہی یاد میں دل [illegible] ہے بالکل

ٹھیک کر دو گی ہو کیا تم نے میرے اور [illegible] جاؤ ۔

اب [illegible] سال کیا چند دن کا وقت رہ گیا ممکن نہیں ۔ [illegible]

ہو تا کہ کہیں بیمار نہ ہو جاؤں ۔ کیا تم سے جلدی [illegible]

ممکن نہیں ؟ ۔ ۲۰ اپریل کو [illegible] خیال [illegible]

رکھنا ۔ [illegible] ۔ [illegible] اور

وغیرہ کو سمجھ کر [illegible] ہے کیونکہ [illegible]

تم بھی آ جاؤ ؟ ۔ [illegible] زندگی

دیکھ [illegible] کر

[illegible]

[illegible]

صحت وتندرستی کا بھرپور خیال رکھا کرو صفاء الوجہ کے لئے ایک نسخہ حاضر ہے پانی میں جو کو اُبال کر وہی پانی چہرہ پر ملا جائے اسی سے چہرہ دھولیا جائے و برائے غن پتہ ماہی با روغن زرد (گھی اصلی) وطوطیا و نمک لاہوری آمیختہ خارجا استعمال نمایند

اس وقت میرے اوپر تمہارا بھوت اس طرح سوار ہے کہ سوتے جاگتے پڑھتے لکھتے ہر وقت تمہاری ہی یاد ہے دل ودماغ سے بالکل چپک کر رہ گئی ہو کیا تم نے میرے اوپر کوئی جادو چلایا ہے۔ اب مجھ سے چند سال کیا چند دنوں کا انتظار بھی ممکن نہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کہیں بیمار نہ ہو جاؤں...... کیا تم سے جلدی کا فیصلہ ممکن نہیں؟ ۲۰ راپریل کو رات میں پہونچیں گے۔ قیام کا انتظام رکھنا......... گھر میں سبکو سلام۔ حسیناؤں وسیماؤں اور وغیرہ کو سلام کہنا۔ صابرہ آجکل دو ہفتوں سے میکہ ہے پتہ نہیں کب آئے تم ہی آجاؤ......

لمحہ لمحہ کر کے گذری جارہی ہے زندگی
ایک اک پتھر چٹانوں سے پھسلتا جائے ہے

نہ ہوا رونق کاشانہ وہی برق جمال
یوں تو ہوتی رہی تزئین در و بام بہت

4-4-84

پہچانئے!

یہ عاشقانہ تحریر کس کی ہے؟ ضیاء المصطفےٰ امجدی جو علامہ صاحب کے نام سے ملک بھر میں پکارے جاتے ہیں۔ ہاں! یہ وہی علامہ ہیں جو ہمیشہ سر میں دستار لپیٹے رہتے ہیں، ان کے جبہ و دستار کو دیکھ کر دھوکا کھانے کی ضرورت نہیں۔ انکے جبہ و دستار میں عشق و الفت کی کتنی داستانیں پوشیدہ ہیں وہ انکے قریبی لوگوں کو معلوم ہیں۔ یہ خط اسی ذات گرامی کا اپنی معشوقہ کے نام ہے جس میں سیاہ کاری کا کتنا عنصر پایا جاتا ہے وہ پڑھنے والوں پر خوب خوب آشکارا ہو چکا۔

عشق کوئی بری چیز نہیں لیکن عشق اگر آوارہ ہو جائے تو اسے کوئی بھی سوسائٹی معاف نہیں کرتی۔ کچھ ایسا ہی حال عشق و ہوس کا متوالا علامہ ضیا کا ہے........ اپنی سیاہ فام معشوقہ کو مخاطب بھی کیا تو یکدم جنٹلمین کی طرح ''ڈیئر بلیک ڈائمنڈ'' واہ واہ سیاہ فام کو ''بلیک ڈائمنڈ'' کہہ کے صنف نازک کو لبھانے کا کتنا انوکھا انداز ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ آنجناب میدان عشق و ہوس کے بڑے منجھے ہوئے کھلاڑی ہیں۔ ضیا کا قول ''اب مسلسل پروگرام میں رہنا ہے، خط نہ بھیجنا'' اس لئے کہ وہ خط اگر انکے غائبانہ کسی دوسرے کے ہاتھ لگ گیا تو عشق ناروا کا سارا راز فاش ہو جائیگا کیونکہ پچھلے دنوں جناب والا کے ساتھ ایسا ہو چکا ہے کہ اپنے فرزند مولانا عطاء المصطفےٰ کے سامنے وہ بے آبرو ہو چکے ہیں چنانچہ ضیا صاحب فرماتے ہیں ''عطا نے تمام خطوط نکال کر کل پڑھا'' ہائے! اب کیا ہوگا؟ اپنے ہی لڑکے کی نظر سے گرے جا رہے ہیں

اس لئے بڑے تأسف کے ساتھ انھیں یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ "اب بات آنکھوں سے کانوں تک آگئی ہے" اس لئے جلد ہی معاملات طے ہو جانا چاہئیں ورنہ...... جبہ و دستار کا سارا بھرم کھل جائیگا اسلئے فرمان ضیا ہے "یا تو معاملات فوراً طے ہو جائیں" یعنی مجھ جیسے کھوسٹ سے فوراً نکاح کرلو ورنہ خط و کتابت کا سلسلہ کچھ دنوں تک کے لئے بند رکھو کہ کہیں تمہارے پیار بھرے خطوط کسی اور کے ہاتھ نہ لگ جائیں اسلئے رقم طراز ہیں "مراسلت کچھ دنوں تک بند رکھی جائے" یہ لکھتے ہی "بلیک ڈائمنڈ" کی ناراضگی کا فوراً احساس ہوا تو لرز اُٹھے اور تمام تر ہتھیار ڈالتے ہوئے اسکو راضی کرنے کی یوں کوشش کی گئی "تمہاری جو رائے ہو" کاش یہ جذبہ خدائے قدیر کی رضا جوئی کے لئے پیدا ہوتا تو یہ بندۂ خدا درجۂ ولایت پر فائز ہوتا۔

علامہ محترم اپنی ضدی "بلیک ڈائمنڈ" کی عادتیں بھلی بھانت جانتے تھے کہ وہ مراسلت سے باز آنے والی نہیں اور یہ خود بھی ملاقات نہیں تو نصف ملاقات کے بغیر نہیں رہ سکتے تھے اسلئے انھیں مکر و فریب کا راستہ اپنانا پڑا اور ہوشیار عاشق نے اپنی بھولی بھالی معشوقہ کو چوری کا گھناؤنا ڈھنگ سکھایا۔

> "اگر سلسلۂ مراسلت باقی رکھنا ہو تو ایک شاگرد کی طرح فرضی دستخط سے بے اپنے پتہ و مقام وغیرہ کے لکھا کرو بلکہ فرضی شہر کا نام اور پتہ لکھ دیا کرو معلوم نہ ہو کہ کسی لڑکی کا خط ہے اظہار محبت کی جگہ اظہار عقیدت ہو۔ لاکھ کوئی پڑھے نہ سمجھے میں تو سمجھ لوں گا اشارات کی باتیں"

اس سمجھ دار علامہ کے ان جملوں کو پھر پڑھئے اور غور کیجئے کہ جرموں کے ارتکاب کا سبق کتنی دلیری سے پڑھایا جارہا ہے اور خلق خدا کا خوف کتنا غالب ہے کہ وہ کسی طرح یہ نہیں چاہتے کہ مخلوق کے سامنے ان کا یہ دانستہ گناہ ظاہر ہو جائے۔ اس کے اغماض کے نئے یہ ہوشیار عاشق کتنا جتن کر رہا ہے اگر وہ علیم وخبیر جس نے اسے پیدا کیا نعمتہائے جلیلہ سے سرفراز کیا دل میں اس کا کوئی ڈر نہیں (الحیف)

ضیا صاحب فرماتے ہیں "کم از کم میری عزت و منصب کا خیال کر دیہ سب تمہارے ہی لئے ہے" خود جناب کو اپنی عزت و منصب کا خیال نہیں اور "بلیک ڈائمنڈ" سے اپنی عزت و منصب کے تحفظ کی بھیک مانگ رہے ہیں اگر خود انھیں اپنی عزت کا پاس ولحاظ ہوتا تو کیا یہ قبیح حرکتیں صادر ہوتیں؟؟

"اور یہ سب تمہارے ہی لئے ہیں" یہ کتنا بڑا فراڈ ہے، کچھ وہی لوگ جانتے ہیں جو اس خاتون کے ساتھ ان کے ظالمانہ سلوک سے واقف ہیں۔ (پہلے عشق لڑوا، پھر نکاح اسکے بعد ظلم و تعدی پھر قطع تعلق نتیجتاً طلاق یہ سب انکے ظالمانہ سلوک کے مظہر ہیں)

حضرت علامہ ضیاء المصطفےٰ امجدی سابق پرنسپل جامعہ اشرفیہ مبارکپور، بانی جامعہ امجدیہ گھوسی وسجادہ نشین خانقاہ امجدیہ گھوسی کے پاکیزہ قلم کے جواہر پارے ملاحظہ فرمائیے انھوں نے اپنے درج بالا مناصب کا کتنا پاس ولحاظ رکھا ہے اس کا تماشہ

دیکھیے۔ جناب عالی اپنی محبوبہ "بلیک ڈائمنڈ" کو لکھتے ہیں۔

"اس وقت میرے اوپر تمہارا بھوت اس طرح سوار ہے کہ سوتے، جاگتے، پڑھتے لکھتے ہر وقت تمہاری ہی یاد ہے، دل و دماغ سے بالکل چپک کر رہ گئی ہو۔ کیا تم نے میرے اوپر کوئی جادو چلایا ہے"

ان جملوں پر غور کیجئے کیسے بازارو الفاظ استعمال کئے گئے ہیں اس سے انکے سارے نہاں، عیاں ہو گئے ہیں۔ لفظ بھوت کتنا عجیب اور دلچسپ ہے۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ اس سے جسمانی تعلق کے وقت یہ بھوت ہی بن گئے تھے کہ یہ بھوت پن ہفتوں گذرنے کے بعد بھی ختم نہیں ہوا اور سوتے، جاگتے اسی میں کھوئے رہے جیسا کہ ان کا قول ہے "سوتے، جاگتے تمہاری ہی یاد ہے" اسٹیج کی دنیا میں انکی آواز یہ ہے۔

میں سو جاؤں یا مصطفٰے کہتے کہتے کھلے آنکھ صل علیٰ کہتے کہتے

اور تحریر ان کی یہ ہے، زبان و قلم کا یہ تضاد انکی نجی زندگی کے نشیب و فراز کو واضح کرنے کے لئے کافی ہے۔ پھر جناب کا قول "پڑھتے، لکھتے ہر وقت تمہاری ہی یاد ہے" نے پردہ ہی فاش کر کے رکھ دیا ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جناب پڑھتے لکھتے کیا تھے؟؟ ظاہر ہے کہ طلبۂ مدرسہ کو بخاری شریف پڑھانے کے لئے بخاری یا تقریر کی تیاری کے لئے کسی دینی کتاب کا مطالعہ کرتے ہوں گے مگر اس وقت بھی "بلیک ڈائمنڈ" کی یاد میں بھوت بنے ہوئے تھے............ اور لکھتے کیا تھے؟؟ یہ کوئی ناول نگار یا

افسانہ نگار تو نہیں، تقریر کے لئے مواد لکھتے ہونگے یا بخاری شریف کا درس دینے کے لئے نوٹس تیار کرتے ہونگے اس وقت بھی انکی وہی حالت، یعنی از سرتا پا بھوت!

• تف ہے ایسے مدرس پر! کیا یہ مطالعۂ حدیث کی توہین نہیں ہے؟ کیا ایسوں سے درس لینے والے فیضان درس حدیث سے مالا مال ہو سکتے ہیں؟؟ حالانکہ تقاضا یہ تھا کہ جب تک اپنی بدکاری کا یہ بھوت انکا نہیں اُترتا وہ مطالعہ ہی نہیں کرتے اور نہ درس بخاری دیتے مگر ایسا کرنے میں تنخواہ کٹ جاتی اور مالی نقصان ہوتا۔ حصول دنیا کے لئے یہ گندی حرکت اور یہ ناپاک جسارت! معاذ اللہ، لاالٰہ الا اللہ۔ ضیا صاحب کا قول

"اب مجھ سے چند سال کیا، چند دنوں کا انتظار بھی ممکن نہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہیں بیمار نہ ہو جاؤں کہا تم سے جلدی کا فیصلہ ممکن نہیں؟ ۲۰ اپریل کو رات میں پہونچیں گے قیام کا انتظام رکھنا"

انتظار کی گھڑیاں بہت کٹھن ہوتی ہیں اس لئے بعض لوگوں نے انتظار کو موت سے بھی زیادہ سخت کہا ہے۔ ایسے ہی شدید ابتلا میں حضرت علامہ صاحب قبلہ مبتلا ہیں۔ "بلیک ڈائمنڈ" کو جلد حاصل کرنے کی تڑپ اور شب و روز اسی میں گم رہنے کی تمنا میں وہ عقل و خرد سے دور ہو گئے کہ اپنے لئے انتظار کو ناممکن قرار دے رہے ہیں حالانکہ "زمین کا پھٹنا، آسمانوں کا ٹوٹنا اور سورج کا پچھم سے نکلنا ممکن ہے لیکن علامہ کے لئے "بلیک ڈائمنڈ" کا انتظار ناممکن۔ کیسا اضطراب، بےچینی کا مظاہرہ ہے۔ ابھی تک ہم نے

کتابوں میں مریض عشق کا تذکرہ پڑھا تھا لیکن اب علامہ ضیا کی صورت میں مریض عشق دیکھنے کو ملا۔ اس لئے بیمار عاشق اپنی "بلیک ڈائمنڈ" سے جلد فیصلے کی بھیک مانگ رہا ہے اور یہی ان کے مرض اندرونی کا کارگر علاج ہے۔ اسکے بعد کا جملہ شرافت کی ساری حدوں کو پار کر گیا ہے۔ "رات میں پہونچیں گے قیام کا انتظام رکھنا" شہوت و ہوس میں ڈوبے ہوئے اس جملے میں کیا کیا مطالبے ہیں وہ اہل نظر سے پوشیدہ نہیں۔ محض قیام کا انتظام رکھنا وہ بھی رات میں، کس چیز کی نشاندہی کرتے ہیں وہ خوب خوب واضح ہیں۔ طعام کا مطالبہ اس لئے نہیں کیا گیا کہ چور دروازے سے داخل ہونا تھا اس بکھیڑے میں پڑنا مصلحت شہوت کے خلاف تھا کہ طعام اس صورت میں طہر متخلل بھی بن سکتا تھا اس کے علاوہ پیٹ کی بھوک پر شہوت کی بھوک کو شدید غلبہ حاصل تھا اور وہ یہ چاہتے تھے کہ پہونچتے ہی ہوس کی آگ بجھالیں یکدم بھوت بن کر اور اس میں کسی تاخیر کو راہ دینا انکے تقاضائے ہوس کے خلاف تھا اس لئے فرمایا "قیام کا انتظام رکھنا"

انکی دلچسپیوں کا محور فقط یہی ایک خاتون نہیں بلکہ انکی سہیلیوں سے آنکھ مچولی کرنا بھی انکا شیوۂ خاص رہا ہے۔ انکی سہلیوں کو سلام پیش کرنے کا حسین انداز ملاحظہ کیجئے۔

عرض پرداز ہیں "حسیناؤں سیماؤں اور وغیرہ کو سلام کہنا"

"اور وغیرہ کو سلام کہنا" ذرا بے ربط ہو گیا ہے۔ لگتا ہے کہ اور کے بعد کوئی مخصوص حسینہ پس پردہ ہے۔ جس کو لفظوں میں ظاہر کرنا مناسب نہیں گردانا گیا یہ راز و نیاز ان دونوں ہی کے درمیان ہے۔

دعوت گناہ کا یہ طریقہ بھی کیا خوب ہے کہ فرماتے ہیں "صابرہ آجکل دو ہفتوں سے میکہ ہے پتہ نہیں کب آئے تم ہی آجاؤ" صابرہ جو انکی منکوحہ ہیں انکی غیر موجودگی میں "بلیک ڈائمنڈ" کی طلبی یہ شرافت ہے یا آوارگی؟

حضرت علامہ صاحب قبلہ کا یہ عاشقانہ مکتوب انکے رنگ عشق کا جلوہ دیکھنے کے لئے کافی ہے ہم اہل سنت انکی اس کرتوت پر خون کے آنسو رونے پر مجبور ہیں۔ یہ محدث کبیر باہر کی دنیا میں کیا کچھ نہیں کہلاتے لیکن اندرون خانہ وہ کیا ہیں انکی صرف ایک جھلک پیش کی گئی ہے۔ عندالضرورۃ مزید انکشاف کیا جائیگا۔ ہاں! اگر وہ اصلاح حال کر لیں تو اگلی قسطیں ملتوی کی جاسکتی ہیں---- ابھی سردست انکو بیعت وارشاد کا سلسلہ موقوف رکھنا، امامت سے دور رہنا، قرآن مجید کے بعد سب سے اعلیٰ اور پاکیزہ کتاب بخاری شریف کے درس سے الگ رہنا اور جامعہ امجدیہ کے اہتمام وانصرام سے بھی سبکدوش ہو جانا، ناگزیر ہے کہ وہ ان امور کے، ہرگز اہل نہیں۔

اخیر میں، ہم علامہ محترم سے یہ گذارش کریں گے کہ آپ بزرگ شخصیتوں کی قربت حاصل کرنے کی کوشش نہ کریں کیونکہ آپ کی قربت سے انکے پاکیزہ دامن کے غبار آلود ہونے کا شدید خطرہ ہے، جس سے سخت جماعتی نقصان ہوگا۔

اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغ زندگی
تو اگر میرا نہیں بنتا نہ بن، اپنا تو بن